کرن کرن بڑھے چلے آ رہے تھے۔ اور اس نور و ظلمت کی حدِ فاصل پر اللہ کا آخری رسولؐ کھڑا ہوا اللہ کی آیات پڑھ رہا تھا۔ اس کے مخاطب اس کے اپنے وطن، اپنے قبیلے کے لوگ تھے۔ اس کے مخاطب دنیا جہان کے لوگ تھے۔ اس کا خطاب زندگی کے آخری کنارے تک کے لیے تھا۔ ان سارے زمانوں تک کے لیے جو مستقبل کے بطن میں پوشیدہ تھے۔ کروڑوں انسانوں کے لیے جو پیدا ہو چکے تھے اور جو عالمِ وجود میں آنے والے تھے ان سب کے لیے، جو دامن صفا سے عرصہ قیامت تک پھیلے ہوئے تھے۔ نسل در نسل! عصر بہ عصر!

۴

برکتوں والی رات

جب آسمان سے فرشتے اترتے ہیں

شب قدر کی فضیلت نزول قرآن کی وجہ سے ہے۔ قرآن پاک عالمِ انسانی کے لیے ایک خیرِ عظیم بن کر نازل ہوا۔ وہ رات جس میں قرآن نازل ہوا، وہ اپنی فضیلت و برکت و اجر میں ہزار مہینوں سے زیادہ بہتر ہے۔ اس رات اللہ نے اپنے بندوں کے لیے وہ نعمتِ عظمٰی اتاری ہے جس کی مثال اس سے پہلے نہیں ملتی، مدت ہائے دراز میں، انسانیت کی بھلائی کے لیے وہ کام نہیں ہوا جو اس ایک رات میں ہوا۔

اس نعمت کا شکرانہ، برکتوں والا مہینہ رمضان ہے، اور اس نعمت کو زندگی میں برتنے کی تربیت تیس دن کے فرض روزوں کے ذریعہ ملتی ہے، کہ اللہ کے اس انعام و اکرام پر ہم اپنے آپ کو، اپنے جسم و جان کو اپنے مالک کے حضور پیش کر دیتے ہیں کہ ہماری تمام تر متاعِ حیات تیرے لیے وقف ہے، اس پر تیرا ہی حق ہے، تو ہی اس کا مالک و مختار ہے، جس طرح تو اسے رکھنا چاہے رکھ، جس کام میں اسے لانا چاہے لا۔ ہم بس تیرے ہیں، کسی اور کے نہیں۔

محبت کا تعلق

اللہ کا اپنے بندوں کے ساتھ تعلق محبت کا ہے۔ یہ سارا نظامِ کائنات اس کی محبت و رفاقت کی علامت ہے کہ اسے اللہ نے صرف انسان کے لیے ہی بنایا ہے۔

سورج کی گرمی، چاند کی خنکی، پانی کی نمی، ہوا کی روانی، موسموں کی تبدیلی، آگ کی تپش،

خاک کا ثبات، بادلوں کا ترشح، خانۂ قدرت میں قوت و حرکت کی تمام تر کار فرمائیاں۔ یہ سب کچھ اللہ نے انسان کی ضرورتوں کی تکمیل کے لیے ہی تخلیق کیا ہے۔ انسانی زندگی کی ایک ایک ضرورت کی تکمیل کے لیے ارض و سما کی تمام تر قوتوں کو اس کے لیے وقف کر دیا ہے۔ بڑی بڑی چیزوں کا ذکر کیا، دیکھیے، انسانی رزق کو لذیذ بنانے والے کتنے ہی چھوٹے بڑے بیج بنائے ہیں جن سے ہم اپنے پکوان کے مصالحے تیار کرتے ہیں۔ یہ نہ ہوتے تو افطار و سحری کے پکوان کتنے بے مزہ اور پھیکے ہو جاتے۔ غرض اس نے زندگی دی ہے تو زندگی کا سارا سرو سامان بھی دیا ہے۔

ہدایت کا احسان

اللہ کا دوسرا سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ اس نے زندگی کی ان گنت راہوں میں سیدھی راہ کی نشاندہی کر دی، اور اپنے فرستادہ نبیوں اور رسولوں کے ذریعے راہِ راست کی واضح نشانیاں بتا دیں، کہ چلنے والے بے خطر اس راہ پر چلیں اور خیر و ہدایت کی منزل پر بھٹکے بغیر پہنچ جائیں۔

خالق پر بندوں کے دو ہی حق ہیں، ایک رزق، دوسرا ہدایت۔ ربِ کریم نے اپنے بندوں کے یہ دونوں حق ادا کر دیے کہ ان کے جسم و روح دونوں کی ضروریات کے سامان پیدا کر دیے۔ وہ اپنے بندوں کے لیے اس پورے نظامِ کائنات کو سنبھالے ہوئے ہے کہ وہ اس کی مخلوق کے لیے قائم و برقرار رہے، اور اس کا آب و دانہ اور اس کی زندگی کی تمام تر حاجتوں کا سامان اس کو قیامت تک برابر ملتا رہے۔ اس طرح اس نے اپنے نظامِ ہدایت، یعنی کتاب و سنت کو بھی محفوظ کر دیا کہ جب تک اس زمین پر انسان زندہ ہے، ہر زمانہ میں راہِ راست کی طرف اس کی رہنمائی ہوتی رہے۔

اللہ نے یہ سارے احسانات اس لیے کیے ہیں کہ اس کو اپنے بندوں سے محبت ہے، وہ ان کا دوست، ہمدرد، خیر خواہ اور غم گسار ہے۔

محبت کا اظہار

اپنی محبت کا اظہار اللہ نے اسی ماہ رمضان کی شب نزول قرآن اور روزہ کے احکام کے ساتھ کیا ہے۔

وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ (البقرہ ۲: ۱۸۶)

اور اے نبیؐ! میرے بندے اگر تم سے میرے متعلق پوچھیں، تو انھیں بتا دو کہ میں ان

سے قریب ہی ہوں۔ پکارنے والا جب مجھے پکارتا ہے' میں اس کی پکار سنتا اور جواب دیتا ہوں' لہٰذا انھیں چاہیے کہ میری دعوت پر لبیک کہیں' اور مجھ پر ایمان لائیں۔ (یہ بات تم انھیں سنادو) شاید کہ وہ راہِ راست پالیں۔

کس محبت و پیار سے کہا ہے کہ میں ان سے قریب ہوں' اور کوئی پکارے تو اس کو اس کی پکار کا جواب بھی دیتا ہوں کہ اس کی آرزو اور مراد پوری کر دیتا ہوں!

محبت کرنے والوں کی تلاش

اس محبت کے لیے صرف شرط یہ ہے کہ ان کو پکارنے والے اس کی دعوت کو دل و جان سے قبول کریں' اس کے پیغام پر لبیک کہیں اور اس کے لیے تن من دھن سے ہمیشہ تیار رہیں۔

اس کی دعوت' اس کا کلام' اس کا پیغام' اس آخری کتاب قرآن میں محفوظ ہے جو شب قدر میں نازل ہوا۔ شب قدر میں اس کی طرف سے سلامتی لے کر' فرشتے اور روح القدس جبریل امین' عالم انسانی کے افق پر اللہ سے محبت کرنے والوں کی تلاش میں آتے ہیں' کہ ہے کوئی اس سے محبت کرنے والا بندہ' جو اپنی زندگی کے سارے دکھ درد لیے' اس مبارک رات کی تنہائی میں' اپنے رب کو دل کی گہرائیوں سے پکار رہا ہو' اس کے حضور رکوع و سجود کر رہا ہو' اس کے کلام ہدایت کو شوق و ذوق سے پڑھ رہا ہو' اور سراپا آرزو بنے اس کے قرب کو تلاش کر رہا ہو۔ اس کی حسرتیں' اس کی آرزوئیں' اس کی چشم تر سے آنسو بن بن کر بہہ رہی ہوں۔ اس کی آہیں اس کے ہونٹوں پر لرز رہی ہوں' اور وہ اپنے مالک کو پکار رہا ہو' برابر پکارے جا رہا ہو: "اے میرے اللہ' اے میرے رب' اے میرے مالک' اے میرے آقا!"

اور جب رب العالمین کی طرف سے اس بے قرار بندہ کی پکار کا جواب آفاق میں گونجتا ہے تو اس مقدس رات میں نازل ہونے والے فرشتے اور روح القدس' شب بیدار بندہ کے دامان مقدر میں' اللہ کی رحمت و مغفرت اور سلامتی کے اجر و انعام کو ڈال دیتے ہیں۔

شب قدر کا جشن منانے والو! اس رات کی برکتیں محفلوں سے کہیں زیادہ تنہائی کے لمحوں میں ملتی ہیں۔ اللہ کی طرف یکسو ہو کر بیٹھ جاؤ' دلوں کے چراغ جلاؤ اور بے اختیار اپنے رب کو پکارو۔

اے میرے رب' میرے آقا' میرے مالک' میرے اللہ' اللہ' اللہ' اللہ۔

ترمذی' مسند احمد' ابن ماجہ اور مشکوٰۃ کی متفقہ روایت ہے' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا' کہ اے اللہ کے رسولؐ' اگر میں